یہ تو ہمارا فرض ہے کہ بچوں کو ان کی کم سنی کے زمانے میں ہر قسم کے بیرونی خطرہ سے بچائیں اور یہ نہ محسوس ہونے دیں کہ وہ جسمانی طور سے غیر محفوظ ہیں، لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہم صرف اسی حد تک نہیں رہتے، بلکہ بچوں کے طرز خیالات اور احساس کو بھی نئی شکل دینا چاہتے ہیں اور اپنے ارادوں اور خواہشات کے مطابق ان کو ڈھالنا چاہتے ہیں۔ اپنی تکمیل کے ارمانوں کو ہم اپنے بچوں کی زندگی میں نکالنے کی فکر میں رہتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنے کو ثبات دینا چاہتے ہیں۔ ہم ان کے گرد دراصل دیواریں کھڑی کرتے ہیں اور اپنے عقائد ، امید و بیم ، اور نظریات سے مشروط و محدود کر دیتے ہیں۔ پھر جب وہ لڑائیوں میں مارے جاتے ہیں، یا لولے لنگڑے ہو جاتے ہیں یا زندگی کے تجربات میں تکلیف اٹھاتے ہیں تو ہم روتے اور سر پیٹتے ہیں۔ اور ان کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے تجربات آزادی نہیں دلاتے بلکہ اس کے برعکس نفس کی خودرائی کو پختہ کر دیتے ہیں۔ دراصل ہمارا نفس اپنی ذاتی حفاظت اور ساتھ ہی ساتھ دوسروں پر اقتدار حاصل کرنے کا ایک مجموعہ اور متواتر سلسلہ ہے۔ اس کا پورا ہونا اپنی ہی اندرونی تحریک و اُپج اور تسکین بخش خودی پر موقوف ہے جب تک تجربات کو اپنے نفس اور ''ما و من'' سے ہم متعلق کرتے رہیں گے اور جب تک ''میں''، یعنی ''انا'' کا حِس اپنے تاثرات کے ذریعے برقرار رہے گا، ہمارے تجربات

کش مکش، خلفشار اور رنج و محن سے علیحدہ اور آزاد نہیں ہو سکتے۔ جب نفس کے مجموعی تاثرات سے تجربہ کرنے والا علیحدہ رہے گا، تب ہی تجربہ کی بالکل مختلف اہمیت ہو جائے گی اور اس میں تخلیق کی قوت آجائے گی۔

اگر ہم اپنے بچوں کو نفس کے ڈھنگ اور پھندے سے جو بے انتہا رنج و محن کا باعث ہوتا ہے بچانا چاہیے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو بچوں کے ساتھ اپنے برتاؤ اور تعلق میں گہری تبدیلی کرنی پڑے گی۔ والدین اور استاد دونوں اپنے خیالات اور برتاؤ سے بچہ کو آزادی حاصل کرنے اور محبت اور نیکی کے ماحول میں پھلنے پھولنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ مروّجہ طرز تعلیم میں کافی ترغیب ایسے موروثی رجحانات اور ماحول کے اثرات کو سمجھنے کی نہیں دی جاتی، جو دل و دماغ کا دائرہ تنگ اور ان میں خوف و ہراس پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لیے اس قسم کی تعلیم سے ان بندشوں کے توڑنے اور مجموعی خصائل کے انسان بننے میں کوئی مدد نہیں ملتی۔ جو تعلیم محض جزوی حیثیت سے سروکار رکھے اور انسان کی کلّی اور مجموعی حیثیت کو نظر انداز کر دے وہ لازمی طور پر شر و فساد اور مصیبت کو بڑھائے گی۔ صرف انفرادی آزادی ہی میں محبت اور نیکی کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے، اور یہ آزادی صرف صحیح قسم کی تعلیم ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ نہ تو محض موجودہ سوسائٹی کی تقلید، اور نہ کسی آئندہ معراج کے